سوال

(624)حرام چیزوں سے علاج

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

کیاحرام اشیاء جیسے شراب وغیرہ بطور علاج استعمال ہو سکتی ہیں۔؟ برائے مہربانی قرآن وحدیث کے دلائل کی روشنی میں جواب مطلوب ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

شریعت کا تقاضا ہے کہ حرام چیزوں سے کامل احتیاط اور مکمل پرہیز کیا جائے، کیونکہ یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہیں۔ اللہ تعالی نے ان چیزوں کو حرام بھی ان کی خباثت کی وجہ سے کیا ہے، اب ان خبیث چیزوں میں شفاء کیسے ہو سکتی ہے۔؟ صحیح بخاری میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''فإن اللہ لم یجعل شفاء أمتی فیما حرم علیھا''

اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں میں شفاء نہیں رکھی ہے جنہیں تم پر حرام کر دیا ہے۔

صحیح مسلم وبخاری میں روایت ہے جس کے راوی حضرت وائل حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، جس میں ہے کہ طارق بن سولد نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے شراب کے متعلق پوچھا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا۔ طارق نے کہا کہ بطور دوا استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''إنہ لیس بدواء, ولکنہ داء'' [رواہ مسلم, رقم (1984) فی الأشربۃ, باب تحریم التداوي بالخمر, والترمذي رقم (2047) في الطب, باب ما جاء في کراھیۃ التداوي بالمسکر]

وہ دوا نہیں، بلکہ بیماری ہے۔

اتنی واضح احادیث کے ہوتے ہوئے بھی بعض لوگ شراب بطور دوا استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ اس طبیب روحانی وجسمانی کہ جس کی عقل وفہم وشعور کی گرد راہ کو بھی تمام مخلوقات کے حکماء اور صاحبان عقل ودانش کے فہم وشعور کی رسائی ناممکن ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مقابلہ میں کسی بھی عامی شخص کے

قول وفعل کو ترجیح دے لینا کتنی بڑی بددیانتی، بدعقیدگی اور کھلا جہالت ہے۔ ایک مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ جان جاتی ہے تو جائے مگر فرمان مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر آنچ نہ آنے دے۔

ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں، جو بلانیت، سرکشی اور بغاوت کے مرتکب ہوئے۔ بغیر جان بچانے کے لئے ایسا کر گزرتے ہیں اور اس کو اضطراری حالت قرار دیتے ہیں کہ دوا حرام اشیاء کے استعمال کو وقتی طور پر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں کرتے۔ یہ ان کے ضعف ایمان کی نشانی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب۔

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1